بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

عبدیت کا قلعہ

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اما بعد، اے اللہ کے بندو!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب میں دو منظر ہیں۔ ان میں سے ایک دل میں دہشت ڈال دیتا ہے، اور اس کے ساتھ انسان یہ تصور کرتا ہے کہ وہ اس دنیا میں ایک ایسے بیابان میں جی رہا ہے جہاں انسانوں اور جنوں کے شیاطین نے اسے گھیر رکھا ہے؛ نہ ان سے بھاگنے کی کوئی جگہ ہے، نہ چھٹکارا، نہ کوئی پناہ گاہ، اور وہ اس جگہ اور اس قید خانے سے، جس میں اسے گھیر لیا گیا ہے، نجات نہیں پا سکتا۔

دوسرا منظر ہمارے سامنے اس حفاظتی قلعے کی تصویر پیش کرتا ہے جسے انسان جہاں بھی جائے، جہاں بھی سفر کرے اور جہاں بھی ٹھہرے، اپنے سامنے پاتا ہے؛ وہ زبانِ حال سے اسے پکارتا ہے کہ آؤ اور اس قلعے کے اندر مطمئن ہو جاؤ، اس کے بعد تم پر کوئی شر نہیں آئے گا اور کوئی خطرہ تمہارے گرد نہیں منڈلائے گا۔

پہلا منظر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے جو اس نے **ابلیس** کی زبانی نقل فرمایا:

سورۃ الاعراف – آیات ۱۶ تا ۱۷

﴿قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلاَ تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ﴾

کہنے لگا: چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اس لیے میں ضرور ان کے لیے تیری سیدھی راہ پر گھات لگا کر بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ضرور ان پر آؤں گا، اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

اگر ہم اس کلام پر ٹھہر جائیں جو اللہ عزوجل کا بیان ہمیں ابلیس کے کینے اور اس کے عہد کے بارے میں بتاتا ہے، تو ہم یہ سمجھنے لگیں گے کہ انسانوں میں سے کسی کے لیے بھی اس مخلوق کے شر سے کوئی نجات نہیں جس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بندوں کو گمراہ کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، اور شاید اس خوفناک تصویر کے سامنے انسان نجات اور کامیابی سے مایوس ہو جائے۔ لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں ابلیس کی لغو باتوں کے حوالے نہیں چھوڑا، اگرچہ اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ ہم ڈریں اور معاملے کی اہمیت کو ویسے سمجھیں جیسا اس کا حق ہے۔ اللہ عزوجل کا کرم عظیم ہے اور اس کی مہربانی سب پر عام ہے؛ اس سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں ابلیس کی اس دھمکی کے حوالے نہیں چھوڑا۔

یہ رہا دوسرا منظر، جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

سورۃ الحجر – آیات ۴۱ تا ۴۲

﴿قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ﴾

فرمایا: یہ سیدھا راستہ ہے جس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں، سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں۔

اس الٰہی کلام نے ان بڑے بڑے خوفوں کو منتشر کر دیا، اور اس ربانی وعدے نے اس ذلیل دھمکی کو، یعنی ابلیس کی دھمکی کو، کچل کر رکھ دیا۔

«**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**» – یہی وہ **قلعہ** ہے؛ ایسا قلعہ جسے انسان ہر زمانے اور ہر جگہ اپنے سامنے دیکھتا ہے، جس کے دروازے کھلے ہیں، جو زبانِ حال سے، بلکہ شاید زبانِ قال سے، اس سے کہتا ہے: اگر تم ان شیاطین کی درندگی سے ڈرتے ہو جو دائیں اور بائیں، اوپر اور نیچے سے تمہیں گھیرے ہوئے ہیں، تو اس قلعے کی طرف آ جاؤ، کیونکہ کوئی بھی تمہیں کسی قسم کی برائی نہیں پہنچا سکے گا۔ «**میرے بندوں پر تیرا**

کوئی زور نہیں» – اے اللہ کے بندو ! اس عظیم اور مقدس کلمے پر ہمیں کچھ دیر ٹھہرنا چاہیے، کیونکہ اس میں ہر بیمار کے لیے دوا ہے، ہر شکایت کرنے والے کے لیے علاج ہے، اور ہر گھرے ہوئے کے لیے پناہ ہے۔

کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے: «**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**» ؟ کیا تمام انسان اللہ کے بندے نہیں؟ کیا مومن، کافر، فاسق اور ملحد سب اللہ عزوجل کے بندے نہیں؟ تو پھر اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ جو بھی حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے، اس پر شیطان کا کوئی زور نہیں؛ لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کتنے ہی ہیں جنہیں شیطان شکار کر لیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کتنے ہی ہیں جو شیطان کے جال اور اس کے پھندے میں ہلاک ہو جاتے ہیں ! تو پھر اس فرمان کا کیا مطلب ہے: «**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**»؟

اس عظیم آیت کا مطلب؟ ہر وہ شخص جس نے میری **عبدیت** کے مفہوم کو اپنے اندر متحقق کر لیا، ہر وہ شخص جس نے میری عبدیت کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنایا، اس کا اقرار کیا، اسے تسلیم کیا، اس کے آگے جھک گیا اور اپنے آپ کو اس کی چادر اوڑھا دی – ایسے انسان تک کسی شیطان کا ہاتھ نہیں پہنچ سکے گا، اور وہ کبھی ابلیس کے جال میں نہیں پھنسے گا۔ انسان اللہ عزوجل کی عبدیت کے مفہوم کو اپنے اندر کیسے متحقق کرے؟ تمام لوگ اللہ کے بندے ہیں، خواہ وہ اس پر ایمان لائیں یا اس کا انکار کریں، لیکن اللہ عزوجل ان لوگوں سے وعدہ فرماتا ہے جنہوں نے اس عبدیت کا اعتراف کیا، اس کے رنگ میں رنگ گئے اور اسے عملی جامہ پہنایا: جب بھی ان پر کوئی ناگوار بات آن پڑتی ہے یا جب بھی وہ کوئی ایسا خطرہ دیکھتے ہیں جو ان پر ٹوٹ پڑنے یا انہیں گھیرنے والا ہو، تو وہ عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں، اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ وہ اس کی ملکیت ہیں، اور اپنی عاجزی اور اپنے اوپر اللہ عزوجل کی ملکیت کا یقین رکھتے ہوئے۔ یہ لوگ الٰہی عنایت کے سائے میں محفوظ ہیں، یہ لوگ الٰہی امن کے قلعے میں مطمئن ہیں۔ یہی اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مطلب ہے: «**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں، سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں**»۔ اس کے فرمان پر غور کرو: «**سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں**» – پہلے تم اس کی پیروی کرتے ہو، پھر اللہ اسے تم پر مسلط کرتا ہے۔ اگر تم پہلا قدم نہ اٹھاؤ تو ناممکن ہے کہ اللہ اسے تمہاری طرف ایک قدم بھی بڑھانے دے۔ لہٰذا اپنے آپ کو اس کی پیروی سے محفوظ رکھو، اپنے آپ کو اس کی بات سننے اور اس کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھو، اور پھر دیکھو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہیں اس کے پھندوں سے کیسے نجات دیتا ہے۔

اس کلام پر رات کی گھڑیوں اور دن کے کناروں میں بڑی باریکی سے غور کرنا چاہیے ان نوجوانوں کو جو مسلسل پوچھتے اور شکایت کرتے رہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی شریعت پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی راہ پر استقامت کو پسند کرتے ہیں، لیکن ہم کمزور ہیں، ثابت قدم نہیں رہ پاتے، اور وقتاً فوقتاً ہم دیکھتے

ہیں کہ ہم بھٹک گئے ہیں اور انسانوں اور جنوں کے شیاطین ہمیں اچک لے گئے ہیں – ہم کیا کریں؟ یہی وہ شکایت ہے جو اس دور کے بہت سے نوجوانوں کی زبان پر ہے۔

علاج تمہارے سامنے ہے، میرے بھائی! دوا تمہارے ہاتھوں میں رکھی ہوئی ہے؛ پوری دوا اس عظیم آیت میں لپٹی ہوئی ہے: «**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**»۔ اور اللہ نے اس وعدے کو پورا کرنا اپنی ذات پر لازم کر لیا جب اس نے فرمایا: «**یہ سیدھا راستہ ہے جس کی ذمہ داری مجھ پر ہے، بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**»۔

اہم یہ ہے کہ تم اس بیان کی طرف توجہ کرو، اس پر غور و فکر کرو اور اس میں تدبر کرو، اور اس علاج کو استعمال کرو جو اللہ عزوجل نے تمہارے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے۔ تم اپنی کمزوری کی شکایت کرتے ہو، اور شہوات، خواہشات اور ان شیاطین کی شکایت کرتے ہو جو تمہیں اچک لینے کی کوشش کرتے ہیں – تو کیا تم نے اللہ کی عبدیت کو عملی جامہ پہنایا؟ کیا تم نے کھلے دروازوں والے اس قلعے میں پناہ لی؟ غالب گمان یہی ہے کہ نہیں، تم نے اللہ کی عبدیت کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔ تمہارے تصور میں ایمان محض ایک حرکت ہے، محض سرگرمی ہے، محض یہاں وہاں کی دوڑ دھوپ ہے۔ نہیں! تم کمزور ہو؛ تم نہ حرکت کرنے کی طاقت رکھتے ہو، نہ سرگرم ہونے کی، نہ کچھ کرنے کی۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایک چیز کا اختیار دیا ہے، اور وہ یہ کہ تم اپنے ارادے کا اعلان کرو – اپنی اس خواہش کا کہ اللہ تمہیں ہدایت دے، اللہ تمہیں بچائے، تم نہ بھٹکو اور نہ ٹیڑھے ہو۔ جب اللہ عزوجل تم میں اپنی طرف رخ کرنے کا سچا ارادہ دیکھتا ہے تو تمہیں محفوظ کر دیتا ہے۔ لیکن یہ ارادہ بھی کافی نہیں؛ ضروری ہے کہ اس ارادے کو عبدیت کا لباس پہنایا جائے۔

ضروری ہے کہ تم اپنے ارادے کا اظہار لرزتی ہوئی دعا سے، خشوع بھرے رونے سے اور اللہ عزوجل کے سامنے عاجزی سے کرو، جبکہ تم اس کے حضور اعلان کر چکے ہو کہ تمہارے پاس نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت، تم اپنے معاملے میں سے کسی چیز کے مالک نہیں – تم ہواؤں کے رخ پر اڑتا ہوا ایک پر ہو۔ لیکن تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں بچائے، تم چاہتے ہو کہ سیدھے رہو۔ تو اس حال میں تمہارے سامنے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ اس کی پناہ لو، اس کے دروازے پر گڑگڑاؤ اور اس کی چوکھٹ پر سر رگڑو۔ کیا تم نے ایسا کیا؟ اگر تم ہر صبح و شام ایسا کرتے تو دیکھتے کہ تمہاری کمزوری طاقت میں بدل گئی ہے، اور دیکھتے کہ اس بیابان سے، جس میں تمہیں گھیر لیا گیا تھا اور جس میں خونخوار درندوں نے تمہیں ہر طرف سے گھیر رکھا تھا، تم بے خبری میں ایک محفوظ اور پرسکون قلعے میں منتقل ہو گئے ہو۔ لیکن اکثر نوجوان اسلام کو صرف حرکت کے طور پر جانتے ہیں، گویا وہ ایک نظام ہے جسے انسان اپنی بات اور اپنی طاقت سے ادا کرتا ہے – اور یہ ایک باطل وہم ہے۔

اسلام کا تاج عبدیت ہے، اس کی روح عبدیت ہے، اس کی قوت کی دھڑکنیں عبدیت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور عبدیت یہ ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کے سامنے صبر کرے، کسی اور کے سامنے نہیں؛ کہ انسان اپنے آپ

کو ذلت اور گڑگڑاہٹ کے رنگ میں رنگ لے، درد محسوس کرے اور اپنا دکھ اللہ کے سامنے ظاہر کرے، اور شکایت کرے کہ شیاطین اس کا پیچھا کر رہے ہیں اور اسے ان سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملتی۔

اسے پکارو، وہ ضرور تمہیں جواب دے گا؛ اس سے دعا کرو، وہ ضرور تمہاری دعا قبول کرے گا اور تمہاری امید پوری کرے گا۔ اللہ عزوجل جب وعدہ کرتا ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرے — بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور اسی کا فرمان ہے: «**میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں**»۔ اے اللہ! ہمیں اپنے ان بندوں میں سے بنا دے جنہیں تو نے اپنے شیاطین سے محفوظ رکھا۔ اے اللہ! ہمیں اپنی عبدیت کے قلعے میں محفوظ فرما، اے تمام جہانوں کے رب! پس اس سے مغفرت مانگو، وہ تمہیں بخش دے گا۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورۃ الاحزاب - آیت ٥٦

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔